بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۲۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

۵۴/۱۹	۱۳ نبوت ۱۳۴۴ ہش ۱۹ رجب ۱۳۸۵ ھ ۱۳ نومبر ۱۹۶۵ ء	نمبر ۲۶۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ نومبر (۸ بجے صبح) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

حضرت امیر المومنین اہم دینی اور جماعتی کاموں کی انجام دہی میں مصروف ہیں حضور پانچ وقت مسجد مبارک میں تشریف لا کر نمازیں پڑھاتے ہیں اور کسی کسی وقت نماز کے بعد مسجد میں تشریف فرما رہ کر احباب کو زریں ارشادات سے مستفیض فرماتے ہیں نیز بیعت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کل بھی نماز عصر کے بعد باہر سے آئے ہوئے بہت سے احباب نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر دلی حزن و ملال اور تعزیت کا اظہار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کا اقرار

جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی متفقہ قراردادیں

ربوہ — جملہ ممبرانِ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اپنے متفقہ ریزولیوشن ۶۹ غ م / ۶۵/۱۱/۱۰ کے ذریعہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر دلی حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں تعزیت پیش کی ہے۔ نیز ایک اور متفقہ ریزولیوشن (۷۰ غ م / ۶۵/۱۱/۱۰) کے ذریعہ انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب کو خدائی انتخاب تسلیم کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یقین دلایا ہے کہ وہ حضور کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے اور حضور کی راہنمائی میں اسلام اور سلسلہ کی ہر خدمت بجا لانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔ ہر دو قراردادوں کے متن ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں:۔

نقل ریزولیوشن ۶۹ غ م / ۶۵/۱۱/۱۰

"ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر دلی حزن و ملال اور تاسف کا اظہار کرتے ہیں اور تمام افراد خاندان خصوصاً حضور کی ہمشیرگان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضور کے ازواج مطہرات حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اور حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ اور حضور کے تمام صاحبزادگان اور صاحبزادیوں اور دیگر تمام متعلقین کی خدمت میں انہی الفاظ میں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سکھائے ہیں یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پیغام تعزیت پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مصداق بنائے اور ان پر بے شمار برکات نازل فرماتا رہے"۔

نقل ریزولیوشن ۷۰ غ م / ۶۵/۱۱/۱۰

"ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر آنحضور کے منظور کردہ قواعد مجلس انتخاب کے مطابق ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی نماز عشاء کے بعد مسجد مبارک میں جو خلیفہ ثالث کا انتخاب ہوا ہے ہم اسے قرآن مجید کی آیت استخلاف کے مطابق خدائی انتخاب یقین کرتے ہیں۔ اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ بفضلہ ایزدی ہم ہر امر معروف میں آپ کی پوری پوری اطاعت کریں گے اور آپ کی راہنمائی میں حتی الامکان اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت بجا لانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے"۔

دستخط کنندہ ممبران صدر انجمن احمدیہ ۶۹-۷۰ غ م / ۶۵/۱۱/۱۰:۔

(۱) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ (۲) محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان و تجارت و صنعت (۳) محترم چوہدری فضل احمد صاحب ناظر التعلیم۔ (۴) محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال آمد (۵) محترم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور خارجہ (۶) محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد (۷) محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت (۸) محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ (۹) محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ (۱۰) محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ناظر شبان (۱۱) محترم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ ربوہ (۱۲) محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید (۱۳) محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا (۱۴) محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور (۱۵) محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۶۵ء

حادثہ سخت - مگر - فرض عظیم

دنیا میں انسانوں کو اپنے پیاروں اور عزیزوں سے بچھڑنے کے صدمات پہونچتے ہی رہتے ہیں۔ خاصکر جب کسی خاندان کے ایسے فرد کی وفات ہوتی ہے۔ جس پر خاندان کے قیام کا انحصار ہوتا ہے تو صدمہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب ایک قوم کا ایسا فرد جس نے قوم کے قیام و استحکام میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہو اس کی وفات کا صدمہ کتنا شدید اور وسیع الاثر ہو سکتا ہے۔ خاصکر جب اس کا تعلق ہماری روحانی زندگی کے ساتھ بھی ہو۔ ایسا انسان جس نے ہمیں زندگی کی ان راہوں میں راہ نمائی کی ہو۔ جن کی راہنمائی ایک حقیقی خدا شناس انسان ہی کر سکتا ہے۔ جس کے ساتھ ہماری محبت کا رشتہ محض دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ بلکہ عاقبت کے ساتھ بھی ہو۔ اس کے گزر جانے کا صدمہ تو ایسا شدید ہوتا ہے۔ کہ بعض وقت انسان ہوش و حواس ہی کھو بیٹھتا ہے۔ اور یقین ہی نہیں کرتا کہ ایسا انسان بھی مر سکتا اور واقعی اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے گزر گیا ہے۔ اور ہم پھر اپنی آنکھوں سے اس کے نورانی چہرے کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ اور نہ اپنے کانوں سے اس کی شیریں اور دلکش آواز سن سکیں گے۔

یہ صدمہ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ۱۰۰ میل کی رفتار سے چلتی ہوئی ٹرین یکدم ساکن ہو جائے۔ اور گاڑی میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے سر چھت سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں یا جب دو گاڑیاں جو مخالف سمتوں سے تیزی سے آ رہی ہوں اور ٹکرا جائیں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ایسا ہی دھچکا ان مردانِ حق کی وفات سے لگتا ہے جنہوں نے شاہراہ زندگی پر ہمیں چلایا ہو۔ جنہوں نے ہمیں اس راستہ کی نشاندہی کی ہو۔ جو معبود حقیقی کی گود میں ہمیں لے جاتا ہے۔

چنانچہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصال ہوا تو کچھ ایسی ہی حالت ان مومنین کی ہو گئی تھی۔ جو آپ کے پسینہ گرنے پر اپنا لہو بہانے کو ہر وقت تیار رہتے تھے جب جنگ اُحد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپ گر پڑے تو صحابہ کرامؓ اتنے بدحواس ہو گئے کہ یہ افواہ پھیل گئی کہ نعوذ باللہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ ایک خاتون کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ لوگوں سے دیوانہ وار آپ کے متعلق سوال کرتی پھرتی تھی۔ اس کو یکے بعد دیگرے اس کے بھائی باپ اور شوہر کے متعلق بتاتے۔ تو وہ ہر بار یہی کہتی کہ نہیں میں ان کے متعلق نہیں پوچھتی۔ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق بتاؤ۔ جب اس کو بتایا گیا کہ خدا کے فضل سے آپ ٹھیک ٹھاک ہیں تو تب اس کی جان میں جان آئی اور کہنے لگی کہ اگر آپ زندہ ہیں تو پھر میرا بھائی باپ اور شوہر سب آپ پر نثار ہیں۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کتنا پیار کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے اپنی محبت کا جس طرح اظہار کیا وہ اتنا عظیم الشان ہے اور اتنا زیادہ ہے کہ ہم اس مختصر مقالہ میں اس کی طرف اشارہ ہی کر سکتے ہیں۔ جب آپ نے واقعی وفات پائی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور اعلان کیا کہ جس نے کہا کہ آپ وفات پا گئے ہیں تو میں اس کا سر اڑا دوں گا۔ یہ انتہائی محبت کا وہ نمونہ ہے جب انسان یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے عزیز کو اس سے موت جدا کر سکتی ہے۔ جب ہوش و حواس جواب دے دیتے ہیں۔ یہ بہت نازک وقت ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اس جنون کی وجہ سے بڑے بڑے دل گردے والے انسان راہ راست سے بھٹک جاتے ہیں اور ان کے دل نہیں مانتے کہ اتنا عظیم الشان انسان بھی وفات پا سکتا ہے۔ چنانچہ اسلام سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی وفات کے بعد اکثر قومیں اسی وجہ سے بھٹک گئیں اور ان کے خیالی یا مادی بت بنا کر پوجنے لگیں۔ اس لئے اسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اس کا بھی ہمیشہ کے لئے سدّباب کر دیا جب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تلوار لے کر چیلنج کر رہے تھے۔ تو کسی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خبر دی۔ آپ نے جب یہ سنا۔ تو فوراً مسجد میں آئے اور اس کا تدارک فرمایا۔ آپ نے آ کر قرآن کریم کی آیہ کریمہ پڑھی۔

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ
عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

یعنی محمدؐ صرف ایک رسول ہے اس کے پہلے بہت رسول گزر چکے ہیں پس اگر وہ وفات پا جائے یا قتل کیا جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ
حَیٌّ لَا يَمُوْتُ وَمَنْ كَانَ
يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا
قَدْ مَاتَ

یعنی جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ اللہ تعالےٰ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرتا اور جو کوئی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو وہ کان کھول کر سن لے کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔

بے شک عشق بڑی طاقت ہے مگر اس کے بھی حدود ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آیۂ محولہ بالا میں اس کے آگے ان حدود کو نگاہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک کامل مومن وہی ہے۔ جو عشق کے ساتھ اس کے حدود کو بھی نگاہ رکھے۔ حضرت عمرؓ واقعی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سچے عاشق تھے۔ مگر جوش عشق میں ایک لمحہ کے لئے وہ عشق کے حدود پر قابو نہ رکھ سکے۔ مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وقت پر آپ کی آنکھیں کھول دیں اور عشق کے سمندر سے آپ کو صحیح و سلامت باہر نکال لیا۔

الغرض قرآن کریم کی تعلیمات اس لحاظ سے بھی کامل ہیں کہ وہ ہر امر کے متعلق اور ہر حالت میں حق پر قائم رکھتی ہیں۔ چنانچہ آیہ محولہ بالا کے آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

"اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائے وہ ہرگز اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکتا۔ اور اللہ شکر گزاروں کو ضرور بدلہ دے گا۔ اور اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نفس نہیں مر سکتا (کیونکہ اللہ نے) ایک مقررہ میعاد کا فیصلہ (کیا ہوا ہے) اور جو شخص دنیا کے بدلہ کا طالب ہو ہم اسے اس میں سے دیں گے۔ اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہتا ہو ہم اسے اس میں سے دیں گے۔ اور شکر گزاروں کو ضرور بدلہ دیں گے اور بہت سے نبی ایسے (گزرے ہیں) جن کے ساتھ ہو کر (ان کی) جماعت کے بہت سے لوگوں نے جنگ کی پھر نہ (تو) وہ اس تکلیف کی وجہ سے جو انہیں اللہ کی راہ میں پہونچی تھی سست ہو گئے اور نہ کمزوری دکھائی۔ اور نہ انہوں نے (دشمنوں کے سامنے) تذلل اختیار کیا۔ اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

(آل عمران آیت ۱۴۵ تا ۱۴۷)

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے حقیقی فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ خواہ کتنی بھی تکلیفات آئیں ہمیں اپنے مقصد کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے حتیٰ کہ رسول اللہ کی وفات جس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ہو سکتی۔ وہ بھی ہمارے فرائض کے راستہ میں حائل نہیں ہونی چاہیئے ہمیں اپنی منزل کو نگاہ میں رکھنا چاہیئے یہ عظیم الشان تعلیم ہے جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں دی ہے۔ آج جماعت احمدیہ کو بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کی وجہ سے ایک حادثہ عظیم سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ بہت سے ہیں کہ عشق کی وجہ سے خود اس کی زمام ہاتھ سے چھوڑ دیں گے۔ مگر ہم سب کو اللہ تعالےٰ کی تعلیمات کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اور صبر کی چٹان بن کر دکھانا۔ اور جو کام اور جس کام کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی تمام عمر قربان کی ہے۔ اسی کام میں زیادہ جوش کے ساتھ لگا رہنا ہے۔ اور آپ کے نمونہ پر چل کر ویسی ہی قربانی دینا ہے اور اللہ تعالےٰ نے جماعتی نظام کے لئے جو سلسلہ خلافت مقرر فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ چمٹ کر اپنے فرائض کی تکمیل کرنا ہے۔ تاکہ ہم نبی اکرم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ اور آپ کے صحابہ کرامؓ اور خلفائے عظام اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحوں کی خوشنودی حاصل کریں۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی ہمیں عطا ہوئی ہے اس کی قدر کریں اور اس کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہ کر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی میں اپنے اس فرض کو ادا کریں۔ جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ اے خدا تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو۔

~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~

خلافتِ ثالثہ کے قیام کے متعلق ایک اہم پیشگوئی

حضرت سیّدنا المصلح الموعودؓ کا آج سے چھپّن ۵۶ برس قبل کا ایک مکتوب گرامی

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

۸ - نومبر ۱۹۶۵ء کا دن تاریخِ احمدیت میں ہمیشہ یادگار رہے گا کیونکہ اس دن طالمود اور دوسرے قدیم نوشتوں کے عین مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اور مومنوں کی زخم رسیدہ جماعت کے دل آسمانی سکینت سے معمور ہو گئے۔

خلافتِ ثالثہ کا دَور بھی ایک موعود دَور ہے جس کا ایک واضح اور ناقابلِ تردید ثبوت یہ بھی ہے کہ سیّدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نوّر اللہ مرقدہٗ) پر ۱۹۰۹ء میں یہ انکشاف فرمایا گیا کہ آپ کو دین کا ناصر فرزند عطا ہو گا۔ چنانچہ حضورؓ نے اپنے ایک مرید کو اس خوشخبری کی اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ مَیں تجھے ایک ایسا لڑکا دونگا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔۔۔

والسّلام مرزا محمود احمد"

اس اہم خط کا چربہ الفضل ۸۔ اپریل ۱۹۱۵ء صہ ۵ اور "تاریخِ احمدیت" جلد چہارم صہ ۳۲۰ پر شائع شدہ ہے جو یہ ہے:۔

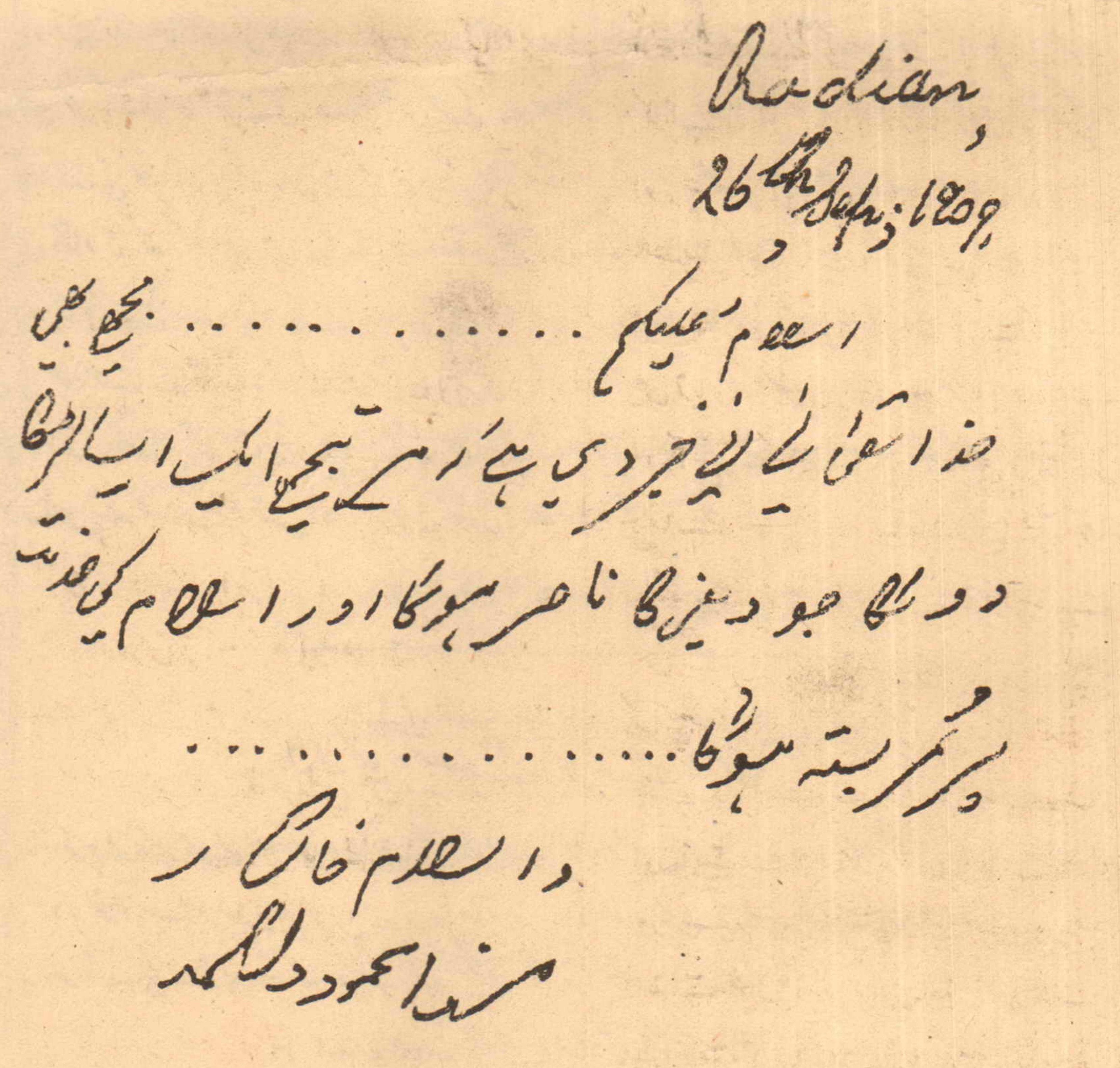
Qadian
26th Sept: 1909

السلام علیکم .... مجھے بھی
خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا
دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت
پر کمربستہ ہوگا........
والسلام خاکسار
مرزا محمود احمد

مندرجہ بالا مکتوب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نام "دین کا ناصر" رکھا گیا ہے اسی لئے الفضل (۸۔ اپریل ۱۹۱۵ء) میں اس کی اشاعت "ایک ناصرِ دین لڑکے کی پیشگوئی" کے زیرِ عنوان کی گئی تھی۔ اب یہ عجیب خدائی تصرّف ملاحظہ ہو کہ پاکستانی پریس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خلیفہ منتخب ہونے کی خبر دیتے ہوئے آپ کا نام "ناصر الدین" ہی لکھا ہے چنانچہ اخبار "نوائے وقت" لاہور ۱۰ر نومبر ۱۹۶۵ء صفحہ اوّل پر یہ خبریں شائع ہوئی ہیں:۔

۱- لاہور ۹۔ نومبر (پ پ ا) احمدیوں کے سربراہ مرزا البشیر الدین محمود احمد کو آج سہ پہر ربوہ میں دفنا دیا گیا ان کی نماز جنازہ میں قریباً ساٹھ ہزار افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ نئے سربراہ مرزا ناصر الدین احمد نے ادا کی۔"

۲- "لاہور ۹۔ نومبر (ا۔پ۔پ) مرزا بشیر الدین محمود کے بڑے بیٹے مرزا ناصر الدین احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کو گزشتہ رات ربوہ میں احمدیہ فرقہ کا سربراہ منتخب کر لیا گیا۔" (صفحہ ۱)

اخبار "امروز" لاہور نے بھی اسی تاریخ کے شمارہ میں مندرجہ ذیل اطلاع شائع کی ہے:۔

"نماز جنازہ فرقے کے نئے سربراہ حافظ ناصر الدین احمد نے پڑھائی۔" (صہ ۶)

صدق اللہ ورسولہ ونحن علیٰ ذالک من الشاھدین

خلافت وحدتِ قومی کی جان ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

میرے نزدیک یہ مسئلہ اسلام کے ایک حصہ کی جان ہے۔ مختلف حصوں میں مذاہب کا عملی کام منقسم ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ جس حصہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے وہ وحدتِ قومی ہے۔ کوئی جماعت کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک ایک رنگ کی اس میں وحدت نہ پائی جائے۔ مسلمانوں نے قومی لحاظ سے تنزل ہی اس وقت کیا ہے جب ان میں خلافت نہ رہی۔ جب خلافت نہ رہی تو وحدت نہ رہی۔ اور جب وحدت نہ رہی تو ترقی رُک گئی اور تنزل شروع ہو گیا۔ کیونکہ خلافت کے بغیر وحدت نہیں ہو سکتی اور وحدت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔ ترقی وحدت کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ جب ایک ایسی رسّی ہوتی ہے جو کسی قوم کو باندھے ہوئے ہوتی ہے تو اس قوم کے کمزور بھی طاقتوروں کے ساتھ آگے آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ دیکھو اگر شاہسوار کے ساتھ ایک چھوٹا لڑکا بٹھا کر باندھ دیا جائے تو لڑکا بھی اس جگہ پہنچ جائے گا جہاں شاہسوار کو پہنچنا ہوگا۔ یہی حال قوم کا ہوتا ہے اگر وہ ایک رسّی سے بندھی ہو تو اس کے کمزور افراد بھی ساتھ دوڑے جاتے ہیں لیکن جب رسّی کھل جائے تو گو کچھ دیر تک طاقتور دوڑتے رہتے ہیں لیکن کمزور پیچھے رہ جاتے ہیں اور آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کئی طاقتور بھی پیچھے رہنے لگ جاتے ہیں کیونکہ کئی ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں فلاں جو پیچھے رہ گئے ہیں ہم بھی رہ جائیں پھر ان لوگوں میں جو آگے بڑھنے کی طاقت رکھتے اور آگے بڑھتے ہیں چلنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر قومی اتحاد ایسا ہوتا ہے کہ ساری قوم چٹان کی طرح مضبوط ہوتی ہے اور اسکی وجہ سے کمزور بھی آگے بڑھتے جاتے ہیں۔

اس زمانہ میں بدقسمتی سے بعض لوگوں نے خلافت سے اختلاف کیا ہے ان کا خیال ہے کہ خلافت کا سلسلہ حکومت سے تعلق رکھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جتنا زور دیا ہے مذہب پر ہی دیا ہے۔۔۔۔

اصل اور سچی بات یہی ہے کہ خلافت جو روحانی ترقیات کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے اسی کا یہاں ذکر ہے سلطنت کا نہیں ہے اس خلافت سے مُراد خواہ خلافت ماموریت لے لو یا خلافت نیابت ماموریں لے لو۔ بہرحال روحانی خلافت کا ہی یہاں ذکر ہے۔ یہ دونوں قسم کی خلافت روحانیت کی ترقی کا ذریعہ ہے۔ خلافت ماموریت تو اس طرح کہ اس کے ذریعہ ایک انسان خدا سے نور پا کر دوسروں کو منوّر کرتا ہے اور خلافت نیابت ماموریں اس طرح کہ اس انتظام اور نگرانی سے کمزوروں کی بھی حفاظت ہوتی جاتی ہے۔ پس ان دونوں قسم کی خلافتوں میں برکات ہیں۔ اور دونوں روحانی ترقیات کا باعث ہیں۔ اور دونوں کے بغیر روحانیت مفقود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جب خلافت کا سلسلہ ٹوٹا تو پھر اسلام کو کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوئی۔۔۔۔

خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک خلافت نہ ہو ہمیشہ خلفاءؑ کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا۔ اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا۔

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بچے محمد الطاف کے سر میں شدید قسم کی چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

احباب جماعت بچہ کی صحت و تندرستی کیلئے دعا فرماویں۔ (محمد نواز مومن۔ ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی رحلت کی خبر ملکی اخبارات میں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کی خبر ملک کے قریباً تمام اخبارات میں نمایاں طور کے شائع ہوئی ہے۔ کئی اخبارات نے حضور کی تصویر بھی شائع کی ہے اور حضور کی دینی اور ملی خدمات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ ریڈیو پاکستان نے بھی مورخہ ۸ر نومبر کو اپنے مختلف نیوز بلیٹنوں میں چار مرتبہ حضور کی وفات کی اطلاع نشر کی اور اگلے روز نماز جنازہ اور تدفین کی اطلاع بھی نشر کی۔

ذیل میں چند ایک اخبارات کے اقتباس درج کئے جاتے ہیں۔

احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود انتقال کر گئے

لاہور ۸ر نومبر ـــ احمدیہ فرقہ کے مذہبی پیشوا مرزا بشیر الدین محمود احمد کا آج صبح ربوہ میں انتقال ہو گیا۔ آپ عرصہ دراز سے بیمار تھے آپ کی عمر ۷۷ سال تھی اور آپ کی تدفین ربوہ میں کل ہو گی۔ احمدیہ فرقہ کے نئے مذہبی سربراہ کے انتخاب کے لئے ربوہ میں انتخابی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے اور نئے سربراہ کا انتخاب مرزا بشیر الدین محمود کی تدفین سے پہلے کیا جائے گا۔ آپ کو ۱۹۱۴ء میں جماعت کا سربراہ منتخب کیا گیا تھا۔ آپ نے ساری دنیا میں بالعموم اور افریقہ یورپ اور امریکہ میں بالخصوص احمدیہ مشن کھولے اس سلسلہ میں آپ دو مرتبہ خود یورپ گئے۔ آپ نے کل ۹۶ مشن قائم کئے یہ مشن افریقہ کے مغربی ساحل کے ملکوں میں خصوصیت سے عیسائی مشنوں کے مقابلے میں کام کر رہے ہیں۔ تحریک پاکستان کے دوران مرحوم مرزا بشیر الدین محمود نے مسلم لیگ کی حمایت کی۔ ۱۹۲۲ء میں آریہ سماجیوں نے یوپی میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کی مہم شروع کی تو مرزا صاحب نے ارتداد کو روکنے کے لئے کافی کام کیا۔ آپ نے قرآن پاک کا ایک درجن سے زائد زبانوں میں ترجمہ کرایا۔ جن میں ڈچ۔ جرمن۔ انڈونیشی اور سواحلی شامل ہیں۔ آپ ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بھی تھے۔ ۱۹۴۸ء میں آپ نے جہاد کشمیر میں حصہ لینے کے لئے رضاکاروں کی فرقان بٹالین تیار کر کے ہائی کمان کے سپرد کر دی۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جنازہ میں شرکت کے لئے احمدیہ فرقہ کے لوگ ربوہ پہنچ رہے ہیں ان میں سے کئی سمندر پار ملکوں سے آ رہے ہیں۔

(نوائے وقت لاہور ۹ر نومبر ۱۹۶۵ء)

مرزا بشیر الدین محمود انتقال کر گئے
صدر کی طرف سے اظہار تعزیت

راولپنڈی ۸ر نومبر ـــ صدر ایوب خاں نے جماعت احمدیہ کے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے انہوں نے مرحوم کے بیٹے مرزا ناصر احمد کے نام ایک پیغام میں دعا کی ہے کہ خدا مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد کا انتقال اتوار کو رات کے دو بجکر بیس منٹ پر ہوا تھا وہ سیپٹی سیمیا کے عارضہ میں مبتلا تھے اور گذشتہ تین روز سے ان کی حالت تشویشناک تھی مرحوم کی رسم تدفین منگل کی صبح کو ربوہ میں ادا کی جائے گی۔ اس سے قبل احمدیہ جماعت کے نئے خلیفہ کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ مرزا بشیر الدین ۵۱ سال تک جماعت کے سربراہ رہے ہیں انہوں نے ۷۷ سال کی عمر میں انتقال کیا ہے۔ ان کی وفات کی خبر سنکر احمدیہ فرقہ کے ارکان بڑی تعداد میں ربوہ پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ غیر ممالک سے بھی احمدی پاکستان پہنچ رہے ہیں۔

(مشرق لاہور ۹ر نومبر ۶۵ء)

مرزا بشیر الدین محمود کو ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

(عرفان غازی چیف رپورٹر)

جماعت احمدیہ کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود کو کل بعد نماز عصر ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں ان کی والدہ کے پہلو میں امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ میں پچاس ہزار افراد نے شرکت کی یہ لوگ اپنے روحانی پیشوا کی آخری زیارت کے لئے پاکستان کے ہر خطے سے آئے ہوئے تھے۔ بہت سے حضرات غیر ممالک سے یہاں پہنچے تھے۔

مرزا صاحب نے یہ وصیت کی تھی کہ جب بھی موقع ملے ان کے خاندان کے دوسرے افراد کے ساتھ قادیان (مشرقی پنجاب) میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ انہیں ربوہ میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود کی تجہیز و تکفین کی رسومات میں شرکت کے لئے سوگوار احمدیوں کی آمد کا سلسلہ پیر کی صبح سے شروع ہو گیا تھا اور جنازہ کے وقت تک آنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ تدفین کے لئے منگل کی صبح دس بجے کا وقت مقرر تھا۔ لیکن مشرقی پاکستان اور غیر ممالک سے آنے والے احمدیوں کے انتظار میں تدفین میں تاخیر ہوتی رہی اور بالآخر عصر کے بعد تدفین ہوئی۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ۵۱ سال بعد یہ مرحلہ آیا کہ وہ اپنے رہنما سے محروم ہو گئی اور اسے نئے رہنما کے انتخاب کا مسئلہ درپیش آیا۔ بانی جماعت مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد پہلے خلیفہ مولوی نور الدین منتخب ہوئے تھے وہ اپنی وفات تک چھ سال اسی منصب پر رہے ان کے بعد مرزا غلام احمد کے بڑے صاحبزادے مرزا بشیر الدین محمود ۱۹۱۴ء میں خلیفہ ثانی منتخب ہوئے۔

اب سے چند سال قبل جب مرزا صاحب کی صحت خراب ہوئی تو انہوں نے اپنے جانشین کے انتخاب کے لئے قواعد و ضوابط مرتب کر دئے تھے۔ احمدیہ جماعت کی مجلس شوریٰ نے ۱۹۵۷ء میں ان قواعد و ضوابط کی منظوری دے دی تھی۔

احمدیہ جماعت کی مجلس انتخاب خلافت کا کل رات ربوہ میں اجلاس ہوا جس میں ۲۸۲ میں سے ۲۰۵ ارکان شریک ہوئے۔ جو ارکان مجلس کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے ان میں سے بیشتر غیر ملکی ارکان معلوم ہوتے ہیں۔

(مشرق لاہور ۱۰ر نومبر ۶۵ء)

مرزا بشیر الدین محمود انتقال کر گئے

لاہور ۸ر نومبر۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود احمد آج صبح ربوہ میں انتقال کر گئے۔ انہیں کل صبح دس بجے جماعت کے نئے سربراہ کے انتخاب کے بعد ربوہ دفن کیا جائے گا۔

انتقال کے وقت مرزا صاحب کی عمر ۷۷ برس تھی وہ ۱۹۱۴ء میں اپنی جماعت کے خلیفہ مقرر ہوئے وہ دو مرتبہ یورپ بھی گئے۔ انہوں نے افریقہ یورپ اور امریکہ میں جماعت کی طرف سے تبلیغی مشن قائم کرنے میں گہری دلچسپی لی۔ انہوں نے دوسرے ملکوں میں ۹۶ مشن قائم کئے اس وقت تک جماعت کی طرف سے ۱۵۲ مشن قائم کئے جا چکے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۲۲ء میں شدھی تحریک کی مخالفت کی اور آریہ سماجیوں کے خلاف مناظرے کئے ۱۹۳۱ء میں کل ہند کشمیر کمیٹی کی قیادت کی تحریک پاکستان میں مسلم لیگ کا ساتھ دیا اور ۱۹۴۸ء میں احمدی رضاکاروں کی ایک بٹالین تیار کر کے کشمیر میں لڑنے کے لئے بھیجی ان کے ماننے والوں کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ بتائی جاتی ہے اور دنیا میں ۲۹۱ مسجدیں تعمیر کرنے کے علاوہ تبلیغی اداروں کا جال پھیلایا ان کی جماعت نے کلام پاک کا جرمن ڈینش۔ انڈونیشی اور سواحلی زبان کے علاوہ اور کئی زبانوں کے ترجمے شائع کئے۔ ان کی جماعت کے ارکان ان کے جنازے میں شریک ہونے کے لئے پاکستان کے مختلف حصص اور بیرونی ملکوں سے ربوہ پہنچ رہے ہیں۔

(امروز لاہور ۹ر نومبر ۶۵ء)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم مولوی محمد علی فیضی صاحب گلبرگ لاہور کا اپریشن ہوا ہے۔ ان کی شفائے کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار اللہ داد خان مدرس ننکانہ صاحب)

۲۔ خاکسار کی دادی صاحبہ عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔
(مختار احمد شاہ عقیل انسپکٹر بیت المال ربوہ)

۳۔ مسجد کے کیس کا فیصلہ ۱۳ر ۱۱ر ۶۵ کو ہونا ہے۔ جماعت کے حق میں فیصلہ ہونے کی دعا فرماویں۔
علی محمد امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائلپور

۴۔ میرے بھائی نے ایک مقدمہ کے سلسلے میں ہائیکورٹ میں نگرانی دائر کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے باعزت بری کرے۔ نیز میری ہمشیرہ راولپنڈی میں عرصہ سے بیمار ہے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(خاکسار امان اللہ اندرون بھاٹی گیٹ لاہور)

یہ گھڑی کس کی ہے؟

مورخہ ۹ر ۱۱ر ۶۵ کو مجھے ایک گمشدہ گھڑی ملی ہے۔ جس دوست کی ہو نشانی بتا کر مجھ سے لے سکتے ہیں۔
(چوہدری عبدالغفور کریانہ مخزن گولبازار ربوہ)

عزیز نصیر احمد کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ برادرم مکرم علی حسن صاحب آفتاب ابن مکرم چوہدری شبیر حسین صاحب سنوری کا بڑا بچہ اور مکرم چوہدری نور احمد صاحب سنوری اکاؤنٹنٹ روزنامہ تعمیر راولپنڈی کا نواسہ عزیز نصیر احمد حسن کی عمر ابھی صرف پانچ سال اور چھ ماہ تھی مورخہ ۳۱ اکتوبر کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اسی رات دس بجے مکرم میاں محمود احمد صاحب نائب امیر جماعت راولپنڈی نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

عزیز کی وفات اس لحاظ سے اور زیادہ صدمہ اور تکلیف کا باعث ہے کہ دو ماہ قبل مکرم نور احمد صاحب سنوری کی اہلیہ کا انتقال ہوا تھا اور ابھی گویا ان کا غم اس خاندان کے لئے تازہ ہی تھا کہ اس بچے کی وفات سے اور زیادہ صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی والدہ، والد اور دوسرے تمام متعلقین کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور صبر و رضا کی راہوں پر قائم رکھے نیز نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔ خاکسار محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی

درخواستِ دعا

میری بیوی عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت کی خدمت درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد یوسف چک ۹۳ ٹی ڈی اے۔ مظفر گڑھ)

روز

انتہائی اعلیٰ وناسپتی

روز وناسپتی

• تازہ
• صاف
اور
• خالص

اعظم سٹیٹی ملتان

افروڈور!

جرمنی کی ایک نادر دوائی

ذہنی پریشانی، کام کرنے کو جی نہ چاہنا، ذہنی کھچاؤ
چڑچڑاپن، جلد غصہ آجانا، ذہنی انتشار، جلد تھک جانا
بے حد کمزوری، مردانہ بانجھ پن

کیلئے

جرمنی کی بنی افروڈور گولیاں بے حد مفید ہیں۔ استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے

۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک پندرہ روپے،

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور۔ فون ۶۳۶۹ / ۳۲۱۱

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے ۲۰

دُنیا بھر کی جماعتہائے احمدیہ اور ان کے فدائی اور ایثار پیشہ افراد کی طرف سے

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وصال پر گہرے غم و الم اور دلی تعزیت کا اظہار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں بیعت قبول فرمانے کی درخواست اور پوری پوری اطاعت کا اقرار

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر نے روئے زمین پر مشرق سے لے کر مغرب تک پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے افراد کے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ جوں جوں انہیں اطلاع مل رہی ہے وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر تاروں کے ذریعہ اپنے پیارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر گہرے غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے دلی تعزیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ نیز ساتھ ہی انہیں اس امر پر اطمینان ہے کہ خدائی تقدیر اور فیصلہ کے بموجب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہونے سے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو گئی ہے اور اس طرح ۵۲ سال قبل کی طرح ایک دفعہ پھر خوف امن میں تبدیل ہو کر مومنین کے لئے تسکین قلوب کا موجب ہوا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں بیعت قبول کرنے کی درخواست کرتے ہوئے حضور کو پوری پوری اطاعت اور کامل وفاداری کا یقین دلا رہے ہیں۔ بیرونی جماعتوں اور ان کے افراد کی طرف سے موصول ہونے والے بعض تاروں کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے:۔

جماعت احمدیہ انگلستان

۱۔ لندن ۸ نومبر۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر سے جماعتِ احمدیہ انگلستان اور اس کے جملہ افراد کو انتہائی شدید صدمہ ہوا۔ انگلستان کے جملہ احمدی احباب بہت افسردہ و غمگین ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا فرمائے۔"

امام مسجد لندن۔

۲۔ لندن ۱۰ نومبر:۔

بخدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

گذارش ہے کہ از راہِ ذرہ نوازی جماعت احمدیہ انگلستان کے جملہ افراد کی بیعت قبول فرمائیں۔ تمام احباب فرداً فرداً بھی بیعت کی درخواست اور وفاداری و اطاعت کا تحریری عہد حضور کی خدمت میں ارسال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور اقدس کو عمرِ دراز عطا فرمائے خاکسار اور میرے جملہ افراد خاندان عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ ازراہِ کرم ہم ناچیز خادموں کی بیعت قبول فرمائیں۔

(بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

جماعتِ احمدیہ مڈل سیکس (انگلستان)

لندن ۹ نومبر۔

"جماعتِ احمدیہ مڈل سیکس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے غیر متوقع وصال پر انتہائی شدید صدمہ ہوا۔ ہماری ساری جماعت کی طرف سے دلی تعزیت قبول فرمائیں۔"

(پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ مڈل سیکس)

جماعتِ احمدیہ سیرالیون

فری ٹاؤن ۹ نومبر۔

"جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتی ہے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس وجود میں بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور حضور ہی کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام کو دنیا بھر میں ترقی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضورؓ کی پاک اور مقدس روح پر اپنے افضال و انعامات کی بارش برسائے۔

ہم سب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) کی بیعت کر کے آپ کو اپنا امام اور خلیفۃ المسیح تسلیم کرتے ہیں اور پوری وفاداری کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ ہم آپ کے ہر حکم کی اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرِ دراز عطا فرمائے تا آپ کے عہد مبارک میں اسلام دنیا بھر میں فتحیاب ہو۔"

بشارت احمد بشیر مبلغ انچارج و امیر جماعت احمدیہ سیرالیون

نرائن گنج (مشرقی پاکستان)

نرائن گنج ۹ نومبر:۔

"اپنے پیارے امام اور آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر نہایت شدید صدمہ کا موجب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضورؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب اور بہت بلند درجات عطا فرمائے۔"

احسان اللہ سکدر
جماعتِ احمدیہ نرائن گنج
مشرقی پاکستان۔

لجنہ اماء اللہ کراچی

کراچی ۱۰ نومبر۔

"لجنہ اماء اللہ کراچی کو اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر بے حد حزن و ملال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرماتا چلا جائے آمین"

(لجنہ اماء اللہ کراچی)

کراچی شہر

کراچی ۹ نومبر:۔

بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

"میں اور میری تمام فیملی حضور ایدہ اللہ کو دل سے خلیفۃ المسیح تسلیم کرتی ہے اور حضور [illegible]

ڈپٹی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

بیعت کرنیوالوں کیلئے نہایت ضروری اعلان

(از حکم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح)

احباب جماعت کو علم ہے کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الثالث ہو چکا ہے تمام احباب اپنی بیعت تحریری طور پر جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اگر بیعت فارم موجود نہ ہو تو سادے کاغذ پر ہی تحریر کر دیں،

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث